باب۔۶۷

لباس

[يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّــهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ،(الاعراف:۲۶)

[يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا،(الاعراف:۲۷)]

حدیث ۵۳۹۳: ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف (قیامت کے دن) نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غرور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۳۹۴: جب حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف (قیامت کے دن) نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غرور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے، تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرا تہہ بند ایک طرف لٹکا ہوا ہوتا ہے، یا اس میں گرہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نبی مکرمؐ نے فرمایا، "تم ان میں سے نہیں ہو جو غرور کے سبب سے ایسا کرتے ہیں"۔ راوی: سالمؓ کے والد عبد اللہؓ۔

حدیث ۵۳۹۵: ہم سب نبی مکرمؐ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ سورج گرہن ہوا۔ آپؐ عجلت سے کپڑا گھسٹتے ہوئے اٹھے اور مسجد پہنچے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی۔ اور فرمایا، "آفتاب اور ماہتاب اللہ کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان میں گرہن دیکھو تو نماز پڑھو۔ اور اللہ سے دعا کرتے رہو جب تک کہ گرہن دور ہو جائے"۔ راوی: ابو بکرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۹۸۲ تا ۹۸۵)۔

حدیث ۵۳۹۶: میں نے دیکھا کہ بلالؓ ایک نیزہ لے کر آئے اور اس کو زمین میں گاڑ دیا۔ پھر اذان دی۔ پھر رسول اکرمؐ اپنے حلہ (یعنی چغہ) کو سمیٹتے ہوئے تشریف لائے۔ اور آپؐ نے نیزہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ اس وقت نیزے سے پرے چوپائے گذر رہے تھے۔ راوی: عون بن ابی جحیفہؓ۔

حدیث ۵۳۹۷: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جس نے ٹخنوں کے نیچے ازار باندھا وہ دوزخ میں ہو گا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۵۳۹۸ تا ۵۴۰۲: ارشادِ نبیؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی طرف نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غرور کے ساتھ زمین پر گھسیٹ کر چلے۔۔۔ اور فرمایا، ایک دفعہ ایک شخص سر میں کنگھی کرتا ہوا، دل میں بہت خوش، اپنا ازار زمین پر گھسیٹتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ اسے دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دھنسایا ہی جاتا رہے گا۔ راویان: ابوہریرہؓ، سالم بن عبداللہؓ، شعبہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۳۹۳)۔

حدیث ۵۴۰۳: رفاع قرظیؓ کی بیوی آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچی اور عرض کیا کہ اے نبی مکرمؐ! رفاع نے مجھے طلاق دے دی اور طلاقِ بتہ (یعنی پختہ) دی۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظیؓ سے نکاح کیا لیکن وہ نامرد نکلا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شاید تُو پھر سے رفاع کے پاس جانا چاہتی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تجھ سے اور تو اس سے لطف اندوز نہ ہو لیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۹۰۶)۔

حدیث ۵۴۰۴: نبی معظمؐ نے چادر مانگی۔ اوڑھ کر زید بن حارثہؓ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ حمزہؓ کے گھر پہنچے۔ آپؐ نے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ اور انھوں نے اجازت دی۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۵۴۰۵: ایک شخص نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ وہ احرام کے لیے کون سے کپڑے پہنے۔ حضورؐ نے فرمایا، قمیص، عمامہ، پاجامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنے (یعنی سلے ہوئے کپڑے نہ پہنے)۔ جوتا میسر نہ ہو سکے تو ٹخنوں کے نیچے نیچے موزے پہن لے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۴۰۶: (نبی مکرمؐ نے صدقہ دینے والے اور بخیل کی تشریح مثال دے کر سمجھائی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۵۷۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۴۰۷: [منافق عبداللہ بن ابی کے انتقال پر اس کے بیٹے نے نماز جنازہ پڑھانے اور کفن کے لیے چادر کی درخواست کی۔ حضرت عمرؓ نے درخواست مسترد کر دینے کے لیے عرض کیا۔ یہاں تک کہ اس بارے میں آیت (التوبہ: ۸۴) نازل ہوئی]: یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۹۳، ۱۱۹۴۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۵۴۰۸: منافق عبداللہ بن ابی کی قبر کے پاس آنحضورؐ پہنچے تو وہ دفن کیا جا چکا تھا لیکن آپؐ نے اسے باہر نکالنے کا حکم دیا۔ اس کو آپؐ نے اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا اور پھر اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا، اور اس کے بیٹے کی فرمائش پر اپنی قمیص بھی پہنائی۔ راوی: جابر بن عبداللہ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۶۶)۔

حدیث ۵۴۰۹، ۵۴۱۰: ایک سفر کے دوران آنحضورؐ رفع حاجت کے بعد واپس پہنچے تو وضو کے لیے پانی لایا گیا۔ اس وقت آپؐ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے کلی کی، ناک میں پانی لیا، اور منہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ آستینوں سے نکالنا چاہا لیکن وہ تنگ تھے۔ اس لیے جیب کے نیچے سے نکالا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ اور دونوں موزوں کا مسح کیا، اور فرمایا میں نے ان موزوں کو پاکیزگی کی حالت میں پہنا تھا۔ راویان: مغیرہ بن شعبہؓ، عروہ بن مغیرہؒ۔

حدیث ۵۴۱۱: نبی اکرمؐ نے عبائیں تقسیم فرمائیں لیکن میرے والد مخرمہؓ کو نہیں دیا۔ پھر میرے والد میرے ساتھ آنحضرت کی خدمت میں پہنچے اور عبا کی درخواست کی۔ آپؐ نے انھیں ایک عبا دی اور فرمایا "میں نے یہ تیرے لیے چھپا رکھی تھی"۔ میرے والد بہت خوش ہوئے۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۴۲۸)۔

حدیث ۵۴۱۲: رسول اکرمؐ کو ریشمی فروج (عبا) ہدیہ میں پیش کی گئی۔ آپؐ نے اسے زیب تن کیا اور نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی اس عبا کو اس سختی سے اتار پھینکا گویا کہ اسے ناپسند فرما رہے ہوں۔ پھر فرمایا، "یہ متقیوں کے لیے مناسب نہیں"۔ راوی: عقبہ بن عامرؓ۔

حدیث ۵۴۱۳ تا ۵۴۱۶: (احرام کے لیے کون سے کپڑے پہنے جائیں؟): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۴۴۹ اور حدیث ۵۴۰۵۔ راویان: ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ اور سالمؒ۔

حدیث ۵۴۱۷: (یہ طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ):

- مسلمانوں کے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں حضرت ابو بکرؓ کا نام شامل تھا۔ لیکن آنحضرتؐ نے انھیں یہ کہہ کر روک لیا کہ مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کا حکم دیا جائے گا۔۔۔ چناں چہ اس کی تیاری میں حضرت ابو بکرؓ دو سواریوں کو چار ماہ تک سمر کی پتیاں کھلاتے رہے۔
- ایک دوپہر کو خلاف توقع حضورؐ ہمارے گھر تشریف لائے، اور فرمایا، تمھارے پاس جتنے لوگ ہیں انھیں ہٹا دو۔ پھر فرمایا، "مجھے ہجرت کا حکم دیا گیا ہے"۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ کیا میں بھی آپ کے ساتھ رہوں گا؟ فرمایا، ہاں۔ حضرت ابو بکرؓ جن دو سواریوں کو تیار کرتے رہے تھے ان میں سے ایک سواری کو آنحضورؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا، میں اسے قیمتاً ہی لوں گا۔

- ہم نے ان دونوں کے لیے سامانِ سفر تیار کر کے اسے چمڑے کی تھیلی میں رکھ دیا۔ اسماء بنت ابو بکرؓ نے اپنا دوپٹہ پھاڑا اور اس سے تھیلی کا منہ باندھ دیا۔ اسی کے بعد سے انھیں "ذات النطاق" کہا جاتا ہے۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۳۷)۔
- پھر دونوں حضرات جبل ثور کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہاں تین دن رہے۔ ان دنوں نوجوان عبد اللہ بن ابو بکرؓ دن بھر دونوں کی خدمت کرتے۔ حضرت ابو بکرؓ کے غلام عامر بن فہیرہؓ رات کے وقت ان حضرات کے پاس گذارتے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۴۱۸: نبی اکرمؐ فتح مکہ کے سال جب مکہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپؐ سر پر خود (ہیلمٹ) پہنے ہوئے تھے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۴۱۹: میں آنحضرتؐ کے ساتھ چلا جا رہا تھا۔ آپؐ دھاری دار نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اس پر چوڑی کناریاں بنی ہوئی تھیں۔ راستے میں ایک اعرابی ملا۔ اس نے حضورؐ کی چادر اس زور سے کھینچی کہ میں نے آپؐ کے مونڈھے پر اس کی رگڑ کے نشان دیکھے۔ اس نے کہا، " میرے لیے اللہ کے مال میں سے جو آپؐ کے پاس ہے کچھ دیجیے"۔ حضورؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکراتے ہوئے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۴۲۰: (آنحضورؐ کی خدمت میں ایک عورت نے اپنے ہاتھوں سے بُنی جھالر والی چادر پیش کی۔ اس کو ایک مجلس میں ایک شخص مانگ بیٹھا۔ آپؐ نے اس کے سوال کو پورا فرما دیا۔ لوگوں نے کہا کہ چادر مانگ کر تو نے اچھا نہیں کیا۔ اس نے کہا کہ بخدا میں نے اس لیے مانگا ہے کہ میرے مرنے پر یہ چادر میرا کفن بنے): یہ مکرر حدیث ہے دیکھیں حدیث ۱۲۰۱ اور حدیث ۱۹۶۵۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۵۴۲۱: (میں نے رسول مکرمؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کی ایک جماعت ہوگی جو جنت میں بغیر حساب داخل ہوگی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۳۲۶۔ راوی ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۵۴۲۲ تا ۵۴۲۴: نبی مکرمؐ کو کپڑوں میں حبرہ (ایک قسم کی چادر) زیادہ محبوب تھی۔ (حدیث ۵۴۳۴ کے مطابق) نبی معظمؐ کو آخری وقت حبرہ سے ہی ڈھانکا گیا۔ راویان: انسؓ، حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۴۲۵: رسول اکرمؐ آخری مرض کے دنوں میں اپنے چہرے پر خمیصہ ڈالتے۔ جب سانس لینے میں دشواری ہوتی تو اسے اپنے چہرے سے ہٹاتے۔ اس حالت میں فرماتے، یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ راوی: عبد اللہ بن عباسؓ۔

حدیث۵۴۲۶: آنحضرتؐ نے ایک ایسی چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جس پر نقش و نگار بنے تھے۔ سلام پھیر کر فرمایا کہ اس نے مجھے نماز میں غافل کر دیا۔ اس چادر کو ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور تبدیل کر کے لاؤ۔ راوی: عائشہؓ۔

حدیث۵۴۲۷: حضرت عائشہؓ ایک چادر اور ایک گاڑھا تہہ بند ہمارے پاس لے کر آئیں اور فرمایا کہ یہ وہ دونوں کپڑے ہیں کہ جس میں آنحضورؐ وصال کے وقت ملبوس تھے۔ راوی: ابو بردہؓ۔

حدیث۵۴۲۸تا۵۴۳۱: آنحضورؐ نے ملامسہ اور منابذہ (زمانۂ جاہلیت کے طریقۂ تجارت) کے علاوہ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک نمازوں سے منع فرمایا ہے۔۔۔ آپؐ نے پورے جسم کو صرف ایک کپڑے سے ڈھانکنے اور آلتی پالتی مار کر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے کیوں کہ اس میں برہنہ ہو جانے کا زیادہ احتمال ہے۔ راویان: ابو ہریرہؓ، ابو سعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۵۹)۔

حدیث۵۴۳۲: نبی مکرمؐ کے پاس کپڑے لائے گئے جس میں خمیصہ بھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ امّ خالد کو بلاؤ۔ میں پہنچی تو حضورؐ نے خمیصہ اٹھا کر مجھے پہنا دی۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا، اے امّ خالد! ھٰذا اسناہ (یعنی یہ کس قدر خوبصورت ہے!)۔ اور فرمایا کہ خدا کرے تم اس کپڑے کو پرانا ہونے اور پھٹنے تک استعمال کرو۔ راوی: امّ خالد بنت خالدؓ۔

حدیث۵۴۳۳: جب امّ سلیم کے بچہ ہوا تو مجھ سے کہا گیا کہ اس بچے کی نگرانی کروں۔ میں اس کو تحنیک کے لیے آنحضرتؐ کے پاس لے گیا۔ اُس وقت آپؐ باغ میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ حریثیہ کملی اوڑھے ہوئے تھے اور سواری کی پیٹھ پر نشان لگا رہے تھے۔ آنحضرتؐ اِس سواری پر فتح مکہ کے موقع پر مکہ تشریف لے گئے تھے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۵۴۳۴: (دوسری شادی ہونے کی صورت میں جب تک جماع کا عمل نہ ہو جائے نکاح مکمل متصور نہیں ہو گا، اور پہلے شوہر یا کسی اور سے نکاح کا نہیں سوچا جا سکتا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۹۰۶ اور حدیث ۵۴۰۳۔ راوی: عکرمہؓ۔

حدیث۵۴۳۵: میں نے رسول مکرمؐ کے دائیں اور بائیں دو آدمیوں کو سفید کپڑے پہنے ہوئے اُحد کے دن دیکھا۔ میں نے ان لوگوں کو نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد کبھی دیکھا۔ راوی: سعدؓ۔

حدیث ۵۴۳۶: میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا، "جس بندے نے لا الٰہ الا اللہ کہا پھر اس حال میں اس کی موت آگئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا"۔ اس پر میں نے حضورؐ سے ایک سے زیادہ بار پوچھا کہ "اگرچہ کہ وہ زنا کرے یا چوری کرے۔؟"۔ فرمایا، "اگرچہ کہ وہ زنا کرے یا چوری کرے"۔ راوی: ابوذرؓ۔

(امام بخاریؒ نے اس حدیث میں اپنا ذیلی نوٹ بھی دیا ہے کہ "یہ اس صورت میں ہے کہ موت کے وقت ہو یا اس سے پہلے، جب کہ توبہ کرے اور نادم ہو اور لا الٰہ الا اللہ کہے تو بخش دیا جائے گا")۔

حدیث ۵۴۳۷ تا ۵۴۴۰: عتبہؓ کا کہنا ہے کہ ہم آذربائیجان میں تھے اور میرے پاس حضرت عمرؓ کا خط آیا۔ اس میں انھوں نے لکھا تھا کہ نبی اکرمؐ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر اس قدر (جائز ہے)۔ اور اس قدر کہتے ہوئے آپؐ نے انگوٹھے کے پاس والی دو انگلیوں کو اٹھایا۔ (غالباً اس سے مراد بیل بوٹے تھے)۔ اور آپؐ نے فرمایا، ریشم دنیا میں وہی شخص پہنتا ہے جو اسے آخرت میں نہ پہننا چاہتا ہو۔ راویان: قتادہؓ، ابو عثمانؒ۔

حدیث ۵۴۴۱ تا ۵۴۴۷: رسول مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ سونا، چاندی، حریر (ریشم) و دیباج کافروں کے لیے دنیا میں اور تمھارے لیے آخرت میں ہیں۔ راویان: ابن ابی لیلیٰؒ، حماد بن ثابتؒ، حضرت عمرؓ، عمران بن حطانؒ اور حذیفہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۰۵۵ اور حدیث ۵۲۵۶، ۵۲۵۷)۔

حدیث ۵۴۴۸: حضورؐ نے سرخ میاثر اور قسی کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ راوی: براء بن عازبؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۲۵۹)۔

حدیث ۵۴۴۹: آنحضرتؐ نے زبیرؓ اور عبدالرحمٰنؓ کو خارش ہو جانے کی وجہ سے ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۴۵۰: نبی مکرمؐ نے مجھے ایک ریشمی حلہ دیا تو لیکن چہرے پر غصے کے آثار موجود تھے۔ لہٰذا میں نے اسے پھاڑ کر گھر کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۵۴۵۱: میں نے ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھا تو آنحضورؐ سے عرض کیا کہ کاش آپؐ اسے خرید لیتے تاکہ وفود کے آنے پر اور جمعہ کے دن آپؐ اسے پہنتے۔ حضورؐ نے فرمایا، "اسے وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو"۔ بعد میں خود آنحضرتؐ نے میرے پاس ایک ریشمی حلہ بھیجا۔ آپؐ سے ملنے پر میں نے اس بارے میں پوچھا تو حضورؐ نے فرمایا میں نے تمھیں اس لیے بھیجا تھا کہ اسے بیچ دو یا کسی کو پہنا دو۔ راوی: حضرت عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۷۶ اور حدیث ۲۴۳۸)۔

حدیث ۵۴۵۲: میں نے امّ کلثومؓ بنت رسول اللہ کو سرخ ریشمی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۴۵۳: (یہ طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ):

- میں نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ وہ کون سی دو ازواج مطہرات ہیں جنھوں نے آپس میں اتحاد کر لیا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ وہ عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں۔
- زمانۂ جاہلیت میں عورت کسی شمار میں نہیں ہوا کرتی تھی۔ اس بارے میں حضرت عمرؓ نے مجھے بتایا کہ ایک بار میری بیوی نے مجھ سے سختی سے بات کی تو میں نے انھیں کہا "تُو اور تیرا درجہ!"۔ اس پر انھوں نے کہا کہ " آپ مجھ سے تو یہ کہتے ہیں اور آپ کی بیٹی آنحضرتؐ کو تکلیف دیتی ہے"۔
- اس بارے میں حقیقت معلوم کرنے کے لیے وہ امّ سلمہؓ کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا، "اے عمرؓ! تعجب ہے اب آپ رسول اللہ اور ان کی بیویوں کے معاملات میں بھی دخل دینے لگے ہیں!"۔ یہ کہا اور اُس بات کی تردید کر دی۔
- پھر اچانک افواہ اڑی کہ آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت عمرؓ نے بتایا کہ میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عائشہؓ، حفصہؓ سے متعلق امّ سلمہؓ سے ہونے والی تمام گفتگو دہرائی۔ جواباً حضورؐ صرف ہنس دیے تھے۔
- البتہ ان دنوں آپؐ ۲۹ روز کے لیے اپنے حجرے تک محدود ہو گئے تھے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۹، حدیث ۲۳۰۶، حدیث ۲۳۰۷)۔

حدیث ۵۴۵۴: ایک رات نبی مکرمؐ نیند سے یہ کہتے ہوئے بیدار ہوئے کہ "خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کتنے فتنے رات میں نازل ہوئے اور کتنے خزانے اترے۔۔۔ کوئی ہے جو ان حجرے والیوں کو جگا دے۔ دنیا میں بہت سی پہننے والیاں ایسی ہیں جو قیامت کے دن ننگی ہوں گی"۔ راوی: حضرت امّ سلمہؓ۔

حدیث ۵۴۵۵: (آنحضرتؐ نے امّ خالدؓ کو ایک کالی چادر پہنائی اور فرمایا، اے امّ خالد! ھٰذا سناھیعنی یہ کس قدر خوبصورت ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۴۳۲۔ راوی: امّ خالد بنت خالدؓ۔

حدیث ۵۴۵۶، ۵۴۵۷: آنحضورؐ نے مرد کو زعفرانی رنگ کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ راویان: انسؓ، ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۴۵۸: حضورؐ میانہ قد تھے۔ میں نے آپؐ کو سرخ حلہ پہنے دیکھا ہے۔ راوی: براءؓ۔

Siddiqi Publications

حدیث ۵۴۵۹: (رسول اکرمؐ نے سات باتوں کا حکم دیا ہے اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۸۲۵ اور حدیث ۵۲۵۹۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۵۴۶۰: میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا نبی مکرمؐ جوتیوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے؟ تو انھوں نے اثبات میں جواب دیا۔ راوی: ابو مسلمہؓ۔

حدیث ۵۴۶۱: میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا کہ آپ چار ایسے کام کرتے دیکھے جاتے ہیں جو دوسرے نہیں کرتے۔ پوچھا، وہ کیا ہیں؟ آپ خانہ کعبہ کے صرف رکن یمانی کو بوسہ دیتے ہیں۔ آپ بالوں سے صاف کی ہوئی کھال کی جوتیاں پہنتے ہیں۔ آپ کپڑوں کو زرد رنگ سے رنگتے ہیں۔ اور لوگوں نے چاند دیکھ کر احرام باندھا جب کہ آپ نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھا۔ انھوں نے پہلے تینوں سوالوں کے جواب میں کہا کہ آنحضرتؐ ایسا ہی کیا کرتے۔ اور پھر کہا، "میں نے نبی مکرمؐ کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ سواری چل نہ پڑتی"۔ راوی: عبد اللہ بن جریجؒ۔

حدیث ۵۴۶۲، ۵۴۶۳: رسول مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ احرام کو زعفران یا درس سے نہ رنگا جائے۔ اور فرمایا، جس شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں وہ ٹخنوں سے نیچے موزے پہنے۔ اور جس کے پاس ازار نہ ہو وہ پاجامہ پہنے۔ راویان: ابن عمرؓ، ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۴۰۵، اور حدیث ۵۴۵۶، ۵۴۵۷)۔

حدیث ۵۴۶۴: آنحضرتؐ، وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتی پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۴۶۵: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جوتی پہنے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں سے اتارے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۵۴۶۶: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص صرف ایک جوتی پہن کر نہ چلے۔ یا تو دونوں پہنے یا پھر دونوں اتار لے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۵۴۶۷، ۵۴۶۸: آنحضرتؐ کی جوتیوں میں دو تسمے ہوتے تھے۔ راویان: انسؓ، عیسیٰ بن طہیانؒ۔

حدیث ۵۴۶۹: میں نبی مکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپؐ سرخ چمڑے کے قبہ میں ملبوس تھے۔ میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ وہ آنحضرتؐ کے وضو کا بچا پانی پی رہے ہیں، اور دوسرے بھی اس کام میں سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس کو جتنا پانی مل جاتا وہ اسے اپنے چہرے پر مل لیتا۔ راوی: عون بن ابی جحیفہؓ۔

حدیث ۵۴۷۰: رسول اکرمؐ نے انصار کو بلا بھیجا اور اپنی قبہ کے نیچے سب کو جمع کیا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۴۷۱: آنحضورؐ رات کو بوریئے کا حجرہ بنا لیتے اور نماز پڑھتے۔ دن کو اسے پھیلا دیتے اور اس پر بیٹھتے۔۔۔ لوگ آپؐ کے پاس آنے لگے اور ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ جب ان کی تعداد زیادہ ہوئی تو حضورؐ متوجہ ہوئے اور فرمایا، "اے لوگو! وہ اعمال اختیار کرو جن کی تمھیں طاقت ہو، اس لیے اللہ نہیں اکتا تا جب تک کہ تم نہ اکتا جاؤ۔ اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہی عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۴۷۲: (رسول اکرمؐ نے سات باتوں کا حکم دیا ہے اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۸۲۵ اور حدیث ۵۲۵۹۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۵۴۷۳: آنحضورؐ نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۴۷۴ تا ۵۴۷۷: نبی مکرمؐ نے پہلے سونے کی انگوٹھی پہنی۔ لیکن پھر آپؐ نے اسے پھینک دیا۔ اس کی جگہ چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ اس کے نگینے پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ اس کے بعد لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں پہننی شروع کر دیں۔ راویان: ابن عمرؓ، انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۴۷۸: ایک بار نبی مکرمؐ نے عشا میں دیر کر دی۔ آپؐ نے فرمایا، "تم لوگ جب تک انتظار میں تھے نماز کی حالت میں تھے"۔ راوی: حمیدؒ۔

حدیث ۵۴۷۹: آنحضرتؐ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی تھا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۴۸۰: (نبی اکرمؐ کی خدمت میں ایک عورت پہنچی۔ اس وقت ایک صحابی نے اس سے نکاح کی خواہش کی۔ ان کے پاس دینے کو کچھ نہ تھا تو حضورؐ نے مہر کے نام پر صحابی کی حفظ شدہ قرآنی سورتیں کر دیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۶۲، اور حدیث ۴۶۸۵، ۴۶۸۶۔ راوی: عبدالعزیز بن حازمؒ۔

حدیث ۵۴۸۱ تا ۵۴۸۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عجمی حکمران قیصر روم کے پاس کچھ لکھ کر بھجوانا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ لوگ کوئی (سرکاری) تحریر قبول نہیں کرتے جب تک کہ اس پر کوئی مُہر نہ لگی ہو۔ چناں چہ آنحضرتؐ نے ایک ایسی چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس کے نگینے پر "محمد رسول اللہ" کندہ تھا۔ اس انگوٹھی کے بننے کے بعد حضورؐ نے حکم فرمایا کہ اب لوگ اپنی انگوٹھیوں پر کسی طرح کا نقش کندہ نہ کروائیں۔ اس سرکاری انگوٹھی کو حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ بھی بعد میں پہنتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ انگوٹھی حادثاً اریس کے کونیں میں گر گئی۔ راویان: انسؓ، ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۴۸۵: نبی مکرمؐ نے ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ اسے جب پہنتے تو آپؐ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے۔ ایک دن حضورؐ منبر پر چڑھے اور خطاب میں فرمایا کہ میں اب آئندہ یہ سونے کی انگوٹھی کبھی نہ پہنوں گا۔ یہ کہہ کر اپنی انگوٹھی پھینک دی۔ اس کے فوری بعد لوگوں نے بھی حضورؐ کی اتباع کی۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۵۴۸۶، ۵۴۸۷: (نبی مکرمؐ نے ایک انگوٹھی بہ طور مُہر بنوائی جس کے نگینے پر "محمد رسول اللہ" نقش تھا۔ اور حکم فرمایا کہ لوگ اب اپنی انگوٹھیوں پر کوئی نقش کندہ نہ کروائیں۔ بعد میں تین خلفائے راشدین نے بھی اس مُہر کو استعمال کیا): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۵۴۸۱ تا ۵۴۸۴۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۴۸۸، ۵۴۸۹: میں عید کی نماز میں آنحضرتؐ کے ساتھ موجود تھا۔ حضورؐ نے اپنا خطبہ نماز کے بعد دیا۔ نماز ختم ہونے پر آپؐ خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے۔ یہاں عورتیں بلالؓ کی چادر میں اپنی انگوٹھیاں اور دیگر زیور ڈال رہی تھیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹)۔

حدیث ۵۴۹۰: مجھ سے سفر کے دوران اسماءؓ کا ہار گم ہو گیا تھا۔ اس کی تلاش میں آنحضرتؐ نے لوگوں کو بھیجا۔ اتنے میں نماز کا وقت آ گیا۔ لوگ باوضو نہیں تھے۔ پانی نہیں ملا تو انھوں نے بغیر وضو نماز پڑھ لی۔ اسی وقت تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۴۹۱: (عید کی نماز کے بعد آنحضرتؐ کا خطبہ اور پھر خواتین کے حصے میں جا کر انھیں صدقہ کی تعلیم دینا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۴۸۸، ۵۴۸۹۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۴۹۲: میں مدینہ کے بازار میں آنحضورؐ کے ہمراہ تھا۔ آپؐ واپس ہونے لگے تو مجھ سے تین بار کہا "وہ چھوٹا بچہ حسن بن علی کہاں ہے"؟ حسن بن علیؓ کو بلوایا گیا۔ جب وہ پہنچے تو آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے فرمایا "آؤ لپٹ جاؤ"۔ وہ آنحضورؐ سے لپٹ گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا، "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس محبت کر، اور اُسے بھی محبوب رکھ جو اِس سے محبت کرے"۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ بات سنی تو فرمایا، میرے نزدیک حسن بن علیؓ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۴۹۳، ۵۴۹۴: نبی مکرمؐ نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی سی صورت اختیار کرتے ہیں۔ اور اُن عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی سی صورت اختیار کرتے ہیں۔ اور پھر فرمایا، انھیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۴۹۵: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): میرے پاس ایک مخنث بیٹھا تھا کہ آنحضرتؐ پہنچ گئے۔ اسے دیکھ کر آپؐ نے فرمایا، "یہ لوگ (ہیجڑے) تمھارے پاس نہ آنے پائیں"۔ راوی: امّ سلمہؓ۔

حدیث ۵۴۹۶: ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ "مونچھوں کا کتروانا ایک فطری عمل ہے"۔ راوی: نافعؓ۔

حدیث ۵۴۹۷ تا ۵۴۹۹: ارشادِ رسول ہے کہ پانچ چیزیں فطری ہیں۔ زیرِ ناف بالوں کا صاف کرنا، ختنہ کروانا، بغل کے بالوں کا صاف کرنا، مونچھوں کا کتروانا، اور ناخن کٹوانا۔ راویان: ابوہریرہؓ، ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۵۰۰، ۵۵۰۱: ارشادِ نبیؐ ہے کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۵۰۲، ۵۵۰۳: ہم نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا نبی اکرمؐ نے کبھی خضاب لگایا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ دراصل آپؐ کے بال بہت کم ہی سفید ہوئے۔ راویان: محمد بن سیرینؒ، ثابتؒ۔

حدیث ۵۵۰۴، ۵۵۰۵: (ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ): جب کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف ہوتی تو وہ حضرتہ امّ سلمہؓ کے پاس بھیج دیتا۔ مجھے بھی میرے گھر والوں نے ایک پیالہ دے کر حضرتہ امّ سلمہؓ کے پاس بھیجا۔ وہ میرے پاس رسول مکرمؐ کے موئے مبارک نکال کر لائیں جو سرخ خضاب کئے ہوئے تھے۔ پیالے میں تین چلو پانی ڈالا (اور موئے مبارک ڈبو کر) پیا۔ راوی: عثمان بن عبد اللہ بن موہبؒ۔

حدیث ۵۵۰۶: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے۔ اس لیے تم ان کے خلاف کرو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۵۰۷: نبی معظمؐ کا رنگ نہ تو بالکل سفید تھا اور نہ ہی گندمی۔ اسی طرح حضورؐ کے بال نہ تو مکمل گھونگریالے تھے اور نہ ہی مکمل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا فرمائی۔ اس کے بعد آپؐ مکہ میں دس سال اور مدینہ میں دس سال رہے۔ یوں حضورؐ کی عمر ساٹھ سال تھی۔ اُس وقت آپؐ کی ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۳۰۴ تا ۳۳۱۱ اور حدیث ۳۲۹۵)۔

حدیث ۵۵۰۸: میں نے سرخ عبا میں نبی اکرمؐ سے زیادہ حسین کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپؐ کے سر کے بال مونڈھوں تک آجاتے تھے۔ اور شعبہؒ کے کہنے مطابق آپؐ کے بال دونوں کانوں کی لَو تک پہنچ جاتے تھے۔ راوی: براءؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۳۰۴ تا ۳۳۱۱)۔

حدیث ۵۵۰۹: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک رات کعبہ کے پاس میں نے خواب میں گندمی رنگ کے ایک شخص کو دیکھا جو نہایت خوبصورت تھا، ایسا کہ کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ اس کے بال کانوں کی لَو تک پہنچتے ہوئے، نہایت ہی حسین تھے۔ وہ بالوں میں کنگھی کیے ہوئے تھا اور اس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں کے سہارے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال گھونگریالے تھے۔ وہ دائیں آنکھ سے کانا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا، یہ مسیح دجال ہے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۵۵۱۰ تا ۵۵۱۲: آنحضورؐ کے سر کے بال نہ بہت گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے، بلکہ معتدل تھے۔ وہ آپؐ کے مونڈھوں تک آجاتے تھے۔ راویان: انسؓ، قتادہؓ۔

حدیث ۵۵۱۳ تا ۵۵۱۵: نبی مکرمؐ کے دونوں پاؤں اور چوڑی ہتھیلیاں گوشت سے پُر تھیں۔ سر کے بال نہ بہت گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے۔ چہرہ ایسا حسین تھا کہ ایسا کہیں نہ دیکھا ہوگا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۵۱۶: ہم ابن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ لوگ دجال کا ذکر کرنے لگے۔ کسی نے کہا اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ انھوں نے کہا، نہیں ایسا میں نے کبھی نہیں سنا۔ پھر انھوں نے کہا اگر ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا ہے تو اپنے ساتھی (یعنی مجھ) کو دیکھو۔ موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے، گھونگریالے بالوں والے، سرخ اونٹ پر سوار ہوں گے۔ جب وہ وادی پر اتریں گے تو لوگ انھیں لبیک کہیں گے۔ راوی: مجاہدؒ۔

حدیث ۵۵۱۷: حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ جو شخص بال گوندھے ہوئے ہو وہ منڈوالے۔ اور فرماتے تھے کہ تلبید (یعنی بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکانے والوں) کی مشابہت اختیار نہ کرو۔۔۔ (حالانکہ) میں نے آنحضورؐ کو اپنے بال گوند سے جماتے دیکھا ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۵۱۸: میں نے رسول اللہ کو، جب کہ آپؐ اپنے بالوں کو گوند سے جمائے ہوئے تھے۔ لبیک یعنی **لبيك اللهم لبيك - لبيك لا شريك لك لبيك -إن الحمد والنعمة لك والملك - لا شريك لك** (حاضر ہوں میں اے اللہ! حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تر تعریف اور انعام واحسان تیرا ہی ہے اور سلطنت بھی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے) کہتے ہوئے سنا ہے۔ (لبیک میں) ان سے زیادہ کلمات آپؐ نے نہیں فرمائے۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۴۷)۔

حدیث ۵۵۱۹: میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! لوگوں نے تو اپنا احرام کھول لیا ہے لیکن آپؐ عمرے سے باہر نہیں ہوئے؟ فرمایا، "میں نے اپنے سر کے بالوں کو گوند سے جما لیا ہے۔ اور اپنی ھدی کو قلادہ پہنا دیا ہے۔ اس لیے جب تک میں قربانی نہ کرلوں میں احرام سے باہر نہیں آؤں گا۔ راوی: حضرتہ حفصہؓ۔ (حدیث ۱۴۷۱)۔

حدیث ۵۵۲۰: نبی اکرمؐ جس معاملے میں حکم نہیں ہوتا تھا تو اس وقت اہل کتاب کے مطابق عمل کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو لٹکا دیتے تھے جب کہ مشرکین بالوں کے دو حصے کر دیتے تھے۔ چناں چہ آنحضرتؐ پہلے اپنے بالوں کو لٹکایا کرتے تھے۔ لیکن بعد میں مانگ نکالنے لگے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۵۲۱: میں نے رسول اکرمؐ کی مانگ میں خوشبو کو محسوس کیا جب کہ آپؐ احرام کی حالت میں تھے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۵۲۲، ۵۵۲۳: میں اپنی خالہ حضرتہ میمونہؓ کے پاس مقیم تھا۔ اس رات رسول مکرمؐ کی باری ان کے ہاں تھی۔ جب حضورؐ (تہجد) کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپؐ کے بائیں جانب جا کر کھڑا ہو گیا۔ حضورؐ نے میرے بال پکڑے اور مجھے اپنی دائیں جانب کر لیا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۵۲۴، ۵۵۲۵: ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو قزع سے منع فرماتے سنا ہے۔ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا یہ قزع کیا ہے؟ انھوں نے کہا، پیشانی پر تو بال رکھے اور سر پر کچھ بال نہ ہوں، یا سر منڈوائے اور اِدھر اُدھر بال چھوڑ دے۔ میں نے پوچھا، اور لڑکے اور لڑکی کا کیا حکم ہے؟ کہا، لڑکے کی پیشانی اور گدی کے بال مونڈنے میں کوئی حرج نہیں۔ راوی: نافعؓ۔

حدیث ۵۵۲۶: میں نے آپؐ کو احرام باندھتے ہوئے بھی خوشبو لگائی ہے۔ اس کے علاوہ طواف افاضہ سے پہلے منیٰ میں بھی خوشبو لگائی ہے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۵۲۷: میں آنحضورؐ کو عمدہ قسم کی خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ آپؐ کی سر اور داڑھی میں اس کی چمک پاتی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۵۲۸: ایک بار ایک شخص نے سوراخ سے رسول مکرمؐ کے گھر کے اندر جھانکا۔ اُس وقت حضورؐ اپنے سر کو کسی نوکیلی چیز سے کھجا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا، اگر میں جانتا کہ تو یوں جھانک رہا ہے تو میں اسی کو تیری آنکھوں میں چبھو دیتا۔۔۔ اسی دیکھنے کے سبب اجازت لینے کا عمل مقرر کیا گیا ہے۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۵۵۲۹، ۵۵۳۰: میں آنحضرتؐ کے سر میں کنگھی کرتی حالاں کہ میں حائضہ ہوتی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۵۳۱: رسول اکرمؐ حتی الوسع کنگھی کرنے کو پسند فرماتے۔ اور وضو کرنے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند کرتے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۵۳۲: ارشادِ نبیؐ ہے کہ ابنِ آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے۔ مگر روزہ، کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ اور روزے دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک سے بھی بہتر ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۵۳۳: میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی وجہ سے عمدہ خوشبو لگاتی جو میرے پاس موجود ہوتی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۵۳۴: نبی مکرمؐ کو کوئی خوشبو دے تو وہ اسے واپس نہیں فرماتے تھے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۵۳۵: میں نے رسول اللہ کو حجتہ الوداع میں احرام باندھنے اور کھولنے کے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ خوشبو لگائی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۵۳۶، ۵۵۳۷: اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے ان عورتوں پر جو گودنے والی اور گودھنا لگوانے والی ہیں۔ اور وہ جو چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والی ہیں۔ اور وہ جو اللہ کی صورت کو بدلنے والی ہیں۔۔۔ اور میں کیوں نہ لعنت کروں جس پر اللہ کے رسول نے لعنت فرمائی ہے۔۔۔ کتاب اللہ میں ہے کہ جو کچھ تمھیں رسول دیں وہ لے لو۔ راویان: عبداللہؓ، حمید بن عبدالرحمٰنؓ۔

حدیث ۵۵۳۸: انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی۔ وہ بیمار ہوئی تو اس کے سر کے بال جھڑ گئے۔ لوگوں نے چاہا کہ اس کے بالوں کو جوڑ دیں۔ لوگوں نے اس بارے میں آنحضورؐ سے پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔

راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۵۳۹ تا ۵۵۴۱: ایک عورت نبی مکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی۔ اس کے بعد وہ ایسی بیمار پڑی کہ اس کے سر کے بال جھڑ گئے۔ اب اس کا شوہر اس کی طرف راغب نہیں تو کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ دوں۔ آپؐ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت کی۔ راویان: اسماء بنت ابی بکرؓ، ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۵۴۲: امیر معاویہؓ جب آخری بار مدینہ آئے تو خطبہ دیا۔ اس موقع پر بالوں کا ایک گچھا نکالا اور کہا کہ میں نے سوائے یہود کے کسی کو یہ کام کرتے نہیں دیکھا۔ بے شک نبی مکرمؐ نے اس کو بالوں میں پیوند لگانے سے تعبیر کیا ہے۔ راوی: سعید بن مسیبؒ۔

حدیث ۵۵۴۳ تا ۵۵۴۷: (گودھنا لگانے، چہرے کے بال صاف کرنے، خوب صورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے، اور اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلنے والی عورتوں پر اللہ اور اس کے رسول نے لعنت کی ہے): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۵۵۳۶، ۵۵۳۷ اور حدیث ۵۵۳۹ تا ۵۵۴۱۔ (حدیث ۵۵۴۳ میں اس بات کا بھی اضافہ ہے کہ) امّ یعقوبؒ نے عبد اللہؓ سے کہا کہ میں نے سارا قرآن پڑھا ہے لیکن میں نے تو یہ کہیں نہ پایا۔ عبد اللہؓ نے کہا کہ اگر غور سے پڑھتیں تو پھر یہ ضرور پاتیں "جو اللہ کے رسول تمھیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ"۔ راویان: علقمہؒ، عبد اللہ ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ۔

حدیث ۵۵۴۸: ارشادِ رسولؐ ہے کہ نظر کا جانا حق ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۵۵۴۹ تا ۵۵۵۳: (گودھنا لگانے، چہرے کے بال صاف کرنے، خوب صورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے، اور اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلنے والی عورتوں پر اللہ اور اس کے رسول نے لعنت کی ہے): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۵۵۳۶، ۵۵۳۷ اور حدیث ۵۵۳۹ تا ۵۵۴۱۔ راویان: سفیانؒ، ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۵۵۴: ارشادِ نبویؐ ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے ہوں یا جس میں تصویریں لگی ہوں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۵۵۵، ۵۵۵۶: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب تصویریں اور مجسمے بنانے والوں کو ہو گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ ان میں جان ڈالو۔ راویان: مسلمؒ اور عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۵۵۵۷: آنحضورؐ گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑتے جس میں تصویریں ہوں، بلکہ ان کو چکنا چُور کر دیتے۔ راوی: حضرتِ عائشہؓ۔

حدیث ۵۵۵۸: مصور کے بارے میں آنحضورؐ نے فرمایا کہ، اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اگر ایسا ہے تو ایک دانہ یا ایک ذرہ پیدا کر کے دیکھے۔ راوی: ابو زرعہؒ۔

حدیث ۵۵۵۹، ۵۵۶۰: میں نے صحن میں ایک پردہ لٹکایا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ نبی مکرمؐ نے جب دیکھا تو مجھے اس کو اتار دینے کا حکم دیا اور فرمایا، قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان کو ہو گا جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی نقل اتارتے ہیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۵۶۱ تا ۵۵۶۳: میں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ آنحضرتؐ نے دیکھا تو ناگواری سے پوچھا کہ یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا میں خدا کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا "ان مورتیوں کے بنانے والے قیامت میں عذاب دیے جائیں گے"۔ (حدیث ۵۵۶۳ میں ہے کہ) آپؐ نے تصویروں والے پردے کو دیکھ کر فرمایا کہ اسے ہٹاؤ، یہ میری نماز کے سامنے ہوتی ہیں۔ اور فرمایا، "فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں"۔ راویان: حضرت عائشہؓ اور زید بن خالدؓ، انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۵۶۴: جبرئیل علیہ السلام نے رسول معظمؐ سے وعدہ کیا تھا کہ آئیں گے لیکن آنے میں تاخیر کر دی۔ آنحضرتؐ کو بہت تکلیف ہوئی۔ آپؐ باہر تشریف لائے تو جبرئیلؑ موجود تھے۔ انھوں نے کہا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں، اور نہ ہی اس گھر میں جہاں کتے ہوں۔ راوی: سالمؓ۔

حدیث ۵۵۶۵: (آنحضرتؐ نے گدے پر بنی تصویریں دیکھیں تو ناراض ہوئے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۵۶۱ تا ۵۵۶۳۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۵۶۶: نبی اکرمؐ نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت، اور زانیہ کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اور آپؐ نے سود کھانے اور کھلانے والے، گودنے اور گدوانے والی، بالوں کو جوڑنے اور جڑوانے والی پر اور تصویریں بنانے والے پر لعنت کی ہے۔ راوی: ابو جحیفہؓ۔

حدیث ۵۵۶۷: ارشادِ نبیؐ ہے" جس نے دنیا میں کسی چیز کی تصویر بنائی تو اس کو قیامت کے دن تکلیف دی جائے گی۔ اور کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا۔ راوی: قتادہؓ۔

حدیث ۵۵۶۸: حضورؐ جس سواری پر تھے اس پر فدک کی چادر تھی۔ پیچھے میں بیٹھا تھا۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۵۵۶۹: آنحضورؐ جب مکہ تشریف لائے تو دو نوعمر لڑکوں نے آپؐ کا استقبال کیا۔ حضورؐ نے اپنی سواری پر ایک کو آگے اور دوسرے کو پیچھے بٹھا لیا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۵۷۰: کسی نے کہا کہ سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بدترین بات ہے۔ اس پر ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول مکرمؐ نے قثمؓ اور فضلؓ کو اپنے ساتھ آگے اور پیچھے بٹھالیا تھا۔ راوی: ایوبؒ۔

حدیث ۵۵۷۱: میں نبی مکرمؐ کے ساتھ سواری پر پیچھے سوار تھا۔ میرے اور آپؐ کے درمیان ایک پالان کے ڈنڈے کے سوا کوئی شئے حائل نہیں تھی۔ حضورؐ نے پہلے مجھے تین مرتبہ اے معاذ! کہہ کر مخاطب فرمایا، میں نے ہر بار جواباً عرض کیا، لبیک رسول اللہ وسعدیک۔ پھر فرمایا، جانتے ہو اللہ کا اپنے بندے پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ کا بندے پر حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کرے، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ اور فرمایا، بندے کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ ان کو عذاب نہ دے۔ راوی: معاذ بن جبلؓ۔

حدیث ۵۵۷۲: ہم لوگ رسول مکرمؐ کے ساتھ خیبر سے واپس ہو رہے تھے۔ میں ابو طلحہؓ کے پیچھے بیٹھا تھا۔ آنحضرتؐ کے پیچھے زوجہ محترمہؓ سوار تھیں۔ اچانک اونٹنی پھسل گئی۔ میرے منہ سے نکلا "عورت! عورت!"۔ حضورؐ نے مجھے ٹوکا اور فرمایا، "یہ تمھاری ماں ہے"۔ میں نے اونٹنی کو اٹھایا، اور پھر ہم سب چل پڑے۔ جب آنحضرتؐ نے مدینہ کو دیکھا تو فرمایا، آیبونتَّائِبُونَ عَابِدُونَ لربنا ْحَامِدُون، (یعنی لَوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں)۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۵۷۳: میں نے نبی اکرمؐ کو مسجد میں اس حال میں دیکھا کہ آپؐ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔ راوی: عباد بن تمیمؓ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَيِدِنَا مْحَمَّدٍ نِ الَّذِیْ فَقَالَ

قُلْتَ فِیْهِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ